منشیات کا خاتمہ کیوں اور کیسے ممکن ہے؟

تحریر:- پروفیسر فقیر محمد۔ گورنمنٹ کالج سمن آباد۔ فیصل آباد

جدید سائنسی اور فنی ترقی نے جہاں بے مثال معاشرتی ترقی کی راہیں کھولی ہیں۔ وہاں کچھ گھمبیر سماجی مسائل بھی پیدا کئے ہیں۔ جن میں سے ایک خطرناک مسئلہ "منشیات کی تباہ کاریاں" بھی ہے۔ ہیروئین کی لعنت نے پاکستانی نوجوانوں میں ایک طوفان بد تمیزی برپا کر دیا ہے اور یوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں گھرانوں کی یک جہتی اور تحفظ وبقا کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

ہیروئین کا نشہ وہ تباہ کن برائی ہے۔ جوان گنت جسمانی اور روحانی بیماریوں کا سبب اخلاقی اور معاشی خرابیوں کی جڑ اور معاشرتی فتنہ وفساد کا سبب ہے۔ طبیب انسانیت حضور نبی اکرم ﷺ نے ان برائیوں کی نشان دہی اس طرح فرمائی:

"اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث۔" (زواجر' ص ۱۲۶)

نشے سے پرہیز کرو کہ یہ سب برائیوں کی جڑ ہے۔ مزید فرمایا:

"اجتنبوا الخمر فانها مفتاح کل شر۔" (رواہ الحاکم' زواجر نمبر ص ۱۲۷)

"نشے سے بچو کہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔"

حضرت عمر فاروقؓ نشے کی حالت کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"فانها مذهبة للعقل و مسلبة للمال۔" (ضیاء القرآن' ج ا ص ۱۴۹)

یہ نشہ عقل زائل کرنے والا اور مال ضائع کرنے والا ہے۔

نشئی آدمی معاشرتی طور پر برباد ہو جاتا ہے۔ سستی' کاہلی' جسمانی صفائی سے پہلو تہی کام سے جی چرانا اور ذمہ داری سے بھاگنا نشہ بازی کے ابتدائی نتائج ہیں۔

شراب یا اور کوئی بھی نشہ اتنی غلیظ اور ناپاک شے ہے کہ کوئی سلیم الفطرت انسان از خود اس کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ صرف شیطان کی وسوسہ اندازی اور بری صحبت اسے اس قبیح وادی کی طرف دھکیل دیتی ہے۔

نشہ جوان گنت جسمانی اور روحانی بیماریوں کا سبب' اخلاقی برائیوں کی جڑ اور فتنہ و فساد کی علت ہے۔ اسلام کے پاکیزہ نظام حیات میں اس کی کیوں کر گنجائش ہو سکتی تھی۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اسے قطعی حرام کر دیا۔

نشے کا مفہوم

ہر قسم کے نشے کو عربی زبان میں خمر کہا جاتا ہے اس کے معانی چھپانا اور ڈھانپنا ہے۔ چونکہ ہر قسم کا نشہ عقل انسانی پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اس لئے اسے خمر کہا گیا ہے۔ اسلام میں نہ صرف شراب کو حرام کہا گیا ہے۔ بلکہ بھنگ سے لیکر مارفین سے بھی ترقی یافتہ شکل ہیروئین تک تمام اشیاء کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اہم پر اصول مرتب کر دیا کہ جس چیز سے نشہ پیدا ہو اس کا استعمال مسلمان کیلئے جائز نہیں۔ چنانچہ اس کے بارے منقول ہے۔

"عن ام سلمه قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم من كل مسكر ومفتر۔" (ابو داؤ' ج ۲ ص ۱۶۳' ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس چیز سے منع فرمایا جو نشہ لائے اور دماغ میں منقور پیدا کرے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نشہ انسانی عقل کو ماؤف اور حواس انسانی کو مختل کر دیتا ہے۔ برائی

اور بھلائی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان اپنی قریبی رشتہ دار عورتوں کی عزت کو بھی پائمال کر دیتا ہے۔

منشیات کی تباہ کاریاں

نشے کے اتنے برے اثرات ہیں کہ بیماری کی حالت میں بھی انسانیت کے سب سے بڑے حکیم تاجدار عرب و عجم نے اسے استعمال کرنے سے روک دیا ہے۔ ایک صحابی طارق بن سویدؓ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے اس کے پینے سے منع فرمایا اس نے عرض کیا کہ میں اسے بطور دوا پینا چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا "انه لیس بدواء و لکنه داء۔" (مسلم شریف) یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

منشیات کو ام الخبائث اس لئے کہا گیا ہے کہ نشہ کی عادت پوری کرنے کیلئے آدمی بے شمار برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب نشہ پورا کرنے کیلئے رقم نہیں ملتی تو نشئی چوری کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر ڈاکے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ نشے کی وجہ سے لڑائی جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ آپس میں بغض و عداوت پیدا ہوتی ہے۔ گھر کا نظام تلپٹ ہو کر رہ جاتا ہے۔ نشے میں دھت آدمی نماز اور یاد الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوه والبغضاء فی الخمر والمیسر و یعدکم من ذکرالله و عن الصلوة فهل انتم منتهون۔" (المائدہ ۹۰)

بے شک شیطان تمہارے اندر شراب اور جوئے کے ذریعے بغض و عداوت پیدا کرنا چاہتا ہے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے روکنا چاہتا ہے۔ کیا تم باز آنے والے ہو؟

نشہ کرنے کے بعد آدمی اپنا پوشیدہ راز بیان کر دیتا ہے۔ جس کے تباہ کن نتائج ہوتے ہیں۔ خصوصاً اگر وہ کسی حکومت کا ذمہ دار آدمی ہے اور راز بھی حکومت کا ہو جس کے اظہار سے پورے ملک میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے اور ملکی مصالح سب برباد ہو جاتے ہیں۔ ہوشیار جاسوس ایسے مواقع کے منتظر رہتے ہیں۔

یہ تو تھے چند دنیاوی نقصانات۔ نشہ کرنے والے کی دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ اخروی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ شرابی کی جان بڑی مشکل سے نکلتی ہے۔ جان کنی میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ زبان پر کلمہ جاری نہیں ہوتا اور بعض اوقات موت کے وقت ایمان بھی چلا جاتا ہے۔

نشہ انسانی صحت کا بھی دشمن ہے اس سے معدہ، آنتوں اور جگر میں سوزش ہو جاتی ہے۔ سانس کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ نشہ آہستہ آہستہ معدہ کے فعل کو کمزور کر دیتا ہے اور بھوک کم لگنے لگتی ہے۔ چہرے کی خوبصورتی بگڑ جاتی ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ جسم نحیف اور لاغر ہو جاتا ہے۔ نشہ کرنے سے گردوں کا فعل بھی متاثر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض حالات میں ٹی بی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ شرابی عموماً بلڈ پریشر اور اختلاج القلب کے مریض بن

ہیروئن کی لعنت نے پاکستانی نوجوانوں میں ایک طوفان بدتمیزی برپا کر دیا ہے یوں نہیں ہزاروں نہیں لاکھوں گھرانوں کو یکجہتی اور تحفظ و بقاء کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

جاتے ہیں۔ صحت کے لحاظ سے نشے کے نتائج اتنے خوفناک اور خطرناک ہیں کہ اگر ان پر غور کیا جائے تو ایک مسلمان ہی کیا کوئی بھی انسان بقائمی ہوش و حواس اس کے قریب بھی پھٹک نہیں سکتا۔

معاشرتی طور پر بھی آدمی برباد ہو جاتا ہے۔ سستی، کاہلی، جسمانی صفائی سے پہلو تہی، کام سے جی چرانا اور ذمہ داری سے بھاگنا نشہ بازی کے ابتدائی نتائج ہیں اس کے بعد حالات سے بے پرواہی، تھکن اور غنودگی شروع ہو جاتی ہے۔ نشہ کی مقدار مل گئی تو جسم میں خوشی کی لہر آ گئی نہ ملی تو ہاتھ پر ٹوٹنے لگے۔ بخار کی سی کیفیت کے ساتھ قبض یا اسہال روزانہ کا معمول ہوتے ہیں۔ یوں تو نشے کی ہر مریض کی زہریلی خوراک میں روز بروز اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن اگر یہ خوراک کچھ دیر سے ملے تو طلب

اور حرص میں اضافہ ہو کر مریض کو ضرورت کا اندازہ نہیں رہتا اور نشے کی زیادتی سے اکثر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ نشئی آدمی کو معاشرہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور بعض اوقات نشے کا عادی گندے نالے میں گر کر مر جاتا ہے۔ نشہ میں سدھ بدھ کھو دینے سے مسائل الجھ جاتے ہیں۔ نشئی کمائی کے قابل نہیں رہتا۔ گھر کے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ گھر میں لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ حتی کہ طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ مرد و عورت اور بچوں کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے۔ نشئی معاشرہ میں ذلیل ہو کر زندگی گزارتا ہے۔

ہیروئین فروخت کرنے والے اپنی مارکیٹ خود بناتے ہیں۔ وہ نفسیات کی عملی شکل کو سمجھتے ہیں اور ایسے افراد کو تلاش کرتے ہیں جن کو یہ لت لگ جائے تو وہ آئندہ کیلئے گاہک بن جائیں گے۔ ہیروئین کے ایک رسیا سے جب اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو اس نے بتایا۔

تو دھواں نکلا جس سے سرکہ کی سی بدبو آرہی تھی۔ بوتل پینے والی نلکی کے ذریعے وہ اور میں اس دھوئیں کو اپنے اندر کھینچتے رہے۔ اس کے بعد میرا جسم بڑا ہلکا ہو گیا۔ مجھے ذہن میں بلاوجہ خوشی سی محسوس ہوئی اور بعد میں بڑی آرام دہ نیند آئی۔ اگلے روز میں نے اس دوست سے التماس کی کہ وہ اس سفید دھوئیں کا پھر سے کش لگوائے اس نے یہ مہربانی پھر سے کر دی۔ دو تین مرتبہ پینے کے بعد اسے بار بار پینے کی خواہش پیدا ہونے لگی اور اس مرحلے پر میرا وہ "محسن" مکر گیا اس نے مجھے سمجھایا کہ اگر ضرورت ہے تو پڑیا خود خریدو۔ چنانچہ میں جتنے کا کام کرتا تھا اتنے کی ہیروئین کا گاہک بن گیا پھر نشہ کی وجہ سے کام کرنا ممکن نہ رہا تو لوگوں سے ادھار لیا۔ پھر گھر کی چیزیں فروخت ہونے لگیں۔ جو لوگ میری عزت کرتے تھے مجھے ذلیل کرنے لگے۔ بازار سے میرا اعتبار جاتا رہا۔ پیشگی ادائیگی کے بغیر سودا لینا ممکن نہ رہا۔ پھر

جائے تو شاید یہ غلط عادت مجھ سے چھوٹ جائے۔"

چونکہ ہر قسم کا نشہ عقل کو زائل کر دیتا ہے اور اس سے مال بھی ضائع ہو جاتا ہے اور پھر نشہ ہر قسم کی برائی کی جڑ ہے لہذا سلیم الطبع مسلمان اس سے کوسوں میل دور بھاگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"قل فيهما اثما كبير ومنا فع للناس واثمهما اكبر من نفعهما." (البقرہ ۲۱۹)

آپ فرمایئے ان دونوں (شراب اور جوا) میں بڑا گناہ اور کچھ فائدے۔ لوگوں کے لئے ہیں اور ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت بڑا ہے۔

نشے سے ایک عارضی سرور حاصل ہوتا ہے۔ مگر اس کے نقصانات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کے سامنے اس قلیل نفع کی کوئی اہمیت نہیں رہتی نشے کے عالم میں آدمی نماز اور یاد الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے۔

ابن ماجہ کی ایک حدیث شریف میں ہے کہ جو شراب یا کسی اور نشے کا استعمال کرتا ہے تو چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر وہ اسی حالت میں مر گیا تو دوزخ میں داخل ہو گا۔ اگر اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اور اگر اس نے توبہ کے بعد شراب پی لی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن اس کی نماز قبول نہ کرے گا۔ اگر وہ اسی حالت میں مر گیا تو دوزخ میں جائے گا۔ اگر توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ پی لی تب بھی خدا کا یہی قانون ہے لیکن اگر اس نے توبہ کر کے چوتھی مرتبہ بھی نشہ کر لیا تو اللہ

شراب یا اور کوئی بھی نشہ اتنی غلیظ اور ناپاک شے ہے کہ کوئی سلیم الفطرت انسان از خود اس کی طرف مائل نہیں ہوتا۔

"میں بجلی کے کام کے اچھے کاریگروں میں تھا۔ گھر کے سب لوگ نماز، روزہ کے پابند ہیں اور ہمارے گھر میں منشیات تو در کنار حقہ اور سگریٹ بھی ناپسندیدہ ہیں۔ ایک روز ایک دوست مجھے اپنے گھر لے گیا وہاں اس نے سگریٹ کے پیکٹ سے سفید پنی نکال کر اس پر میلے سے رنگ کا سفوف ڈالا اور اسے شعلہ دکھایا

لوگوں نے میرا بائیکاٹ کر دیا۔ ان کو ڈر تھا کہ جو پنکھا میرے پاس مرمت کیلئے آیا وہ فروخت بھی

منشیات کے تدارک کی صورتیں

ہو سکتا ہے۔ اب تک اسے چھوڑنے کی متعدد ناکام کوششیں کیں مگر میری کوئی کوشش بارود نہیں ہوئی۔ کبھی مجھے یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر مجھے خوب ذلیل کیا جائے یا سخت جسمانی سزا دی

تجاویز

تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے "درغیۃ الخیال" پلائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "درغیہ الخیال" کیا شے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوزخیوں کا خون اور پیپ"

نوجوانوں کو دینی تعلیم کی طرف راغب کیا جائے۔ دین سے دوری کی وجہ سے انسان نہ صرف منشیات کا بلکہ ہر برائی کا شکار ہو جاتا ہے۔ نوجوانوں کے دلوں میں خوف خدا اور محبت رسول اللہ ﷺ اجاگر کر دی جائے اس کے ساتھ ساتھ علماء کرام کی صحبت اور اچھے دوستوں کا انتخاب کیا جائے۔ نوجوان طلبہ رات گئے تک باہر رہ کر بری صحبت کی وجہ سے نشہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نشہ باز دوست پہلے مفت نشہ پیش کرتے ہیں پھر وہ قیمتاً دیکر عادی بنا دیتے ہیں۔ والدین اپنے نونہالوں کی سوسائٹی پر کڑی نظر رکھیں۔

بعض اوقات نشہ بجائے خود سبب نہیں ہوتا۔ بلکہ کوئی نفسیاتی الجھن کی علامت ہوتی ہے۔ نشہ کرنے کا سبب کوئی نفسیاتی یا ذہنی بیماری ہوتی ہے یا پھر کوئی گھریلو پریشانی ہوتی ہے اگر اس سبب کو دور کر دیا جائے تو نشے سے آسانی سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

پولیس اور دیگر اینٹی سمگلنگ ادارے رشوت لے کر منشیات فروخت کرنے والوں اور نشہ بازوں کی خود سرپرستی کرتے ہیں اور ہیروئین کی نقل و حمل میں مدد کرتے ہیں۔ انہیں منشیات کے اڈوں ان کی تیاری اور سپلائی کے خفیہ ٹھکانوں کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ جب خفیہ ٹھکانوں پر چھاپہ مارا جاتا ہے تو یہ رشوت لینے والے پہلے ہی اطلاع کر دیتے ہیں۔ نتیجتاً وہ قانون کی گرفت میں آنے سے بچ جاتے ہیں۔ اور پھر زیادہ دیدہ دلیری سے اپنا یہ مکروہ دھندہ جاری رکھتے ہیں اور ایک اڈے سے دیگر کئی اڈے بنالیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان اداروں میں ایماندار اور خوف خدا رکھنے والے آدمی تعینات کئے جائیں۔ صوبائی اور مرکزی محتسب اعلیٰ ان کی نگرانی کریں۔ اس کے علاوہ ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات، رسائل وجرائد اور کتب کے ذریعے منشیات کے اسباب اور اس کے بھیانک اور خطرناک نتائج کی تشہیر کی جائے۔

اس محدود مضمون کے نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر والدین نوجوانوں پر مناسب توجہ دیں۔ ان کی سرگرمیوں پر مسلسل نظر رکھیں۔ انھیں دینی تعلیم اور صحت مند مشاغل مہیا کریں اور اچھے دوستوں کے انتخاب میں مدد دیں تو کافی حد تک نوجوان اس لعنت سے بچ سکتے ہیں۔

تعلیمی اداروں میں نظم وضبط کو سخت کیا جائے۔ اصلاح وتربیت کے علاوہ سخت ترین تادیبی اقدامات بروئے کار لائے جائیں۔ ہیروئین اور دیگر منشیات کی نقل وحمل پر کڑی نظر رکھی جائے۔ اخلاقی اقدار پر کاربند رہنے اور رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔ مسلمانوں کے اندر خوف خدا اور محبت رسول اللہ ﷺ کی شمع روشن کر دی جائے تو اس برائی پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بہتر علاج معالجہ کی سہولیات اور بے روزگاری ختم کرنے کے اقدامات کرنے سے حد تک اس تباہ کن برائی قابو پایا جاسکتا ہے۔

بقیہ:- خرید وفروخت کے شرعی ضابطے

حلال تجارت

مسلمانوں کو مال ودولت کے لئے حلال اور جائز تجارت کا سہارا لینا چاہئے۔ حلال رزق کی جستجو کرنی چاہئے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طلب الحلال واجب علی کل مسلم۔ (طبرانی)

ترجمہ:- رزق حلال کی جستجو ہر مسلمان پر واجب ہے۔

عن رافع بن خدیج أنه قیل یا رسول الله أی الکسب اطیب قال عمل المرء بیده و کل بیع مبرور۔

ترجمہ:- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سی کمائی پاکیزہ ہے آپ نے فرمایا آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی اور ہر پاک بیع۔ (احمد، بزار، طبرانی)

مذکورہ بالا سطور سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو شریعت اسلامیہ کے ضوابط کے موافق زندگی بسر کرنی چاہئے۔ وقتی مفاد کی خاطر مذہب سے روگردانی کرنا مذہب سے لوگوں کو برگشتہ کرنا اپنا قول وفعل میں تضاد بیانی سے کام لینا اخلاقی اور اسلامی شیوہ نہیں۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی آنکھیں دوزخ میں نہ دیکھیں گی۔ وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دے، وہ آنکھ جو صرف اللہ کے ڈر سے روئے، وہ آنکھ جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کو نہ دیکھیں۔